جمعۃ المبارک 22 اپریل 2022ء | 20 رمضان 1443 ہجری قمری | 22 شہادت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 96

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۳﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۴﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ﴿۵﴾ سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ٪﴿۶﴾

(القدر: 2-6)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو مَیں اس میں کیا دعا کروں۔ فرمایا کہ تو یہ دعا کر:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرما دے۔

(ابن ماجہ کتاب الدعا باب الدعا بالعفو…)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اس کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر جو ابتلاء آچکے ہیں یا آنے والے ہیں ان سب سے محفوظ رہنے کے لئے دعا مانگنا سب سے زیادہ مفید ہے۔ پس اے اللہ کے بندو! تمہیں چاہئے کہ تم دعا میں لگے رہو۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

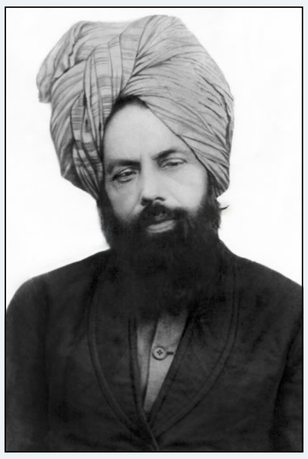

لیلۃ القدر

’’لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 536 ایڈیشن 1988ء)

حضرت عبد اللہ سنوریؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’میں نے حضرت صاحبؑ سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیس تاریخ اور جمعہ مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔‘‘

(سیرت المہدی روایت نمبر 100)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر رمضان کی ستائیسویں رات جمعہ کی رات ہو تو وہ خدا کے فضل سے بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

(روزنامہ الفضل لاہور 8 جولائی 1950ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ خطبۂ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 11 نومبر 2003ء)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا تعالیٰ سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور توبہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ جب اس سے مدد اور قوت مانگو تو وہ عطا کرتا ہے اور نیکیاں کرنے کی قوت عطا کرتا ہے اور اس طرح اپنے پاؤں پر انسان کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا تو اس نے چونکہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی ہوتی ہے اس لئے نیکیاں کرنے کی قوت قائم رہتی ہے۔ تو فرمایا آپ نے کہ اسی کا نام تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ہے۔ تو اس لحاظ سے جب آدمی اپنا محاسبہ کرتا ہے تو پچھلے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور نیکیاں کرنے کی توفیق بھی ملتی رہتی ہے۔

پھر حدیث میں آتا ہے حضرت ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: عمل کے لحاظ سے ان دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب کوئی دن نہیں۔ پس ان ایام میں تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا، اللہ تعالیٰ کی بندگی پوری طرح اختیار کرنا اور تکبیر کہنا اور تحمید کہنا، اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، بکثرت اختیار کرو۔

(خطبۂ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 11 نومبر 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- مولا تیری رضا کا ہی دھارا بنا ہوا (منظوم)
- مادی اور روحانی بیکٹیریاز کی تلفی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- ارشاداتِ نور
- رمضان المبارک عظمت و شان کا مہینہ
- عبد المالک مرحوم، ایک مسکین طبع انسان
- جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

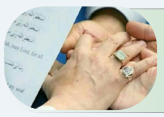

دربارِ خلافت

ویلنسیا (Valencia) میں مسجد کی تعمیر پر احباب جماعت کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ آیات (سورۃ البقرہ 128-129) جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے بعد اُس کا حق ادا کرنے کا ایک خوبصورت طریق ہمیں بتا دیا۔ اور ساتھ ہی حق ادا کرنے کیلئے دعاؤں کا طریق اور اُس طرف توجہ بھی دلا دی۔ پس اس پر غور کرنے کی ہمیں ضرورت ہے تا کہ نسلاً بعدنسلٍ اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنے والے ہم میں سے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ خانہ کعبہ کی دیواریں استوار کر رہے تھے تو یہ دعا مانگ رہے تھے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ پس یہ شان ایک حقیقی اللہ والے کی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہی اللہ تعالیٰ کے قریب اور اللہ والے ہوتے ہیں کہ سالوں سے قربانیاں کر رہے ہیں، باپ بھی قربانی کر رہا ہے، بیٹا بھی قربانی کر رہا ہے، بیوی بھی قربانی کر رہی ہے لیکن یہ نہیں کہہ رہے کہ ہمیں اتنا عرصہ ہوگیا ہے قربانیاں کرتے ہوئے، اب ہم تیرے اس گھر کو بنا رہے ہیں، تیری خاطر بنا رہے ہیں، تیرے کہنے پر بنا رہے ہیں، اس لئے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہماری ہر قربانی کو آج قبول کر اور قبول کرکے ہمارے لئے آسانیاں اور آسائشیں پیدا فرما۔ جماعت احمدیہ میں تو اس کا رواج نہیں ہے لیکن دوسرے مسلمانوں میں تو یہ رواج ہے کہ ذرا سی قربانی کی اور قربانی کے بعد پھر یہ کوشش ہوتی ہے کہ پھر اعلان کیا جائے۔ ایک روپیہ، دو روپے، چار روپے دے کر پھر مسجدوں میں اعلان ہوتے ہیں اور اگر بڑی قربانی ہو تو بہت زیادہ فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو نمونہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے ان دو نبیوں کے ذریعہ سے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ بیٹا خدا تعالیٰ کی خاطر ذبح ہونے کو تیار ہے، باپ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ذبح کرنے کو تیار ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو رہا ہے جب بیٹا چھوٹی عمر کا ہے اور بڑھاپے کی اولاد ہے۔ پھر قربانی کا معیار آگے بڑھتا ہے تو ایک لمبا عرصہ بیوی اور بیٹے کو غیر آباد جگہ میں قربانیاں کرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ بھوک اور پیاس سے دونوں ماں بیٹا شاید زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ بیٹے اور بیوی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اگر اُن کے لئے پہلے سامان نہیں تھے تو پھر اُن کے لئے کھانے پینے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر بھی شروع ہو جاتی ہے اور تعمیر کرنے والے بھی صرف دو اشخاص ہیں جو یہ عہد کر رہے ہیں کہ اس کی تعمیر کے ساتھ اب واپسی کے ہمارے تمام راستے بند ہیں۔ اب ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنا ہے۔ یہاں ایسی آبادی بنانی ہے جو مومنین کی آبادی ہو، جو نیک لوگوں کی آبادی ہو، جو خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی آبادی ہو، جو اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والوں کی آبادی ہو۔ ایسی آبادی بنانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی انتہا کو پہنچنے والی ہو۔

پس یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا رہے تھے اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ حال ہے کہ یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو، اس کوشش کو قبول فرمالے۔ اپنے خاص رحم سے ہم پر رحم کرتے ہوئے اُسے قبول کرلے کہ یہ قبولیت ہمیں تیرے اور قریب کرنے والی بن جائے۔ پس یہ سبق قربانی کرکے پھر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس قربانی کو قبول کرنے کی درخواست اور دعا کا ہے۔ اور یہی اصول ہے جو ہمیں بھی ہر وقت اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ ابراہیمی اور اسماعیلی سوچ اور دعا ہے جو آج ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ ہم جو اس زمانے کے ابراہیم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور عشق و محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ اعزاز بخشا ہے کہ اس زمانے کا ابراہیم بنا دیا، جس نے دین کو اُس کی اصل دیواروں پر دوبارہ استوار کرکے دکھایا اور ہم گواہ ہیں اور ہم روز نظارے دیکھتے ہیں کہ ایسا استوار کیا کہ اگر اُس پر کوئی صحیح طرح عمل کرنے والا ہو تو اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ دین اسلام کی خوبصورتی کو اس طرح چمکا کر پُرعظمت اور پُر شوکت بنا کر دکھایا کہ غیرمسلم بھی کہنے لگ گئے کہ اگر یہی اسلام ہے جو تم پیش کرتے ہو تو ہم اسلام کے خلاف اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لیتے ہیں۔ پس آج اس ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد بھی پورے ہو رہے ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی بھی دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور انہی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں ہماری ہر تعمیر ہونے والی مسجد گواہ ہے اور ہونی چاہئے اور آج یہی مسجد جس کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کا اظہار کر رہی ہے۔

پس یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر ہم اپنے عہدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے تو پھر ہی ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے مسیح محمدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! ہم نے جو آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہو گا۔ انشاء اللہ۔

پس اے خدا! اے سمیع اور علیم خدا! ہماری دعائیں سن لے۔ ہمیں اپنے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ یہ مسجد جو تیرے گھر کی تتبع میں بنائی گئی ہے، اس کو اُن مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا جو تیرے گھر بنانے کے مقاصد ہیں۔ تُو علیم ہے، تُو ہماری کمزوریوں اور نااہلیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس ہماری دعائیں سنتے ہوئے ہماری نااہلیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہمیں مسجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والا بنا۔ مسجد کی خوبصورتی، مسجد کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آ سکتی ہیں جب ہم اُس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں مسجد کو آباد کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہم ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ پیار، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے والے ہم ہوں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے عملی نمونوں کا ہم سے اظہار ہو رہا ہو۔ تا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف ہو، تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا سمجھنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ! تُو سننے والا ہے۔ ہماری یہ دعا بھی سن لے کہ اس مسجد کی ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اس مسجد کی آبادی کی روح کو خوبصورت کرکے ہمیں دکھا دے۔ اصل میں تو اس مسجد کی تعمیر کی روح ہے جو اگر حقیقت میں ہم میں پیدا ہو جائے تو اُس مقصد کو ہم حاصل کرنے والے بن جائیں گے جس کے لئے مسجد تعمیر کی گئی تھی۔

(خطبہ جمعہ 29/ مارچ 2013ء)

مولا تیری رضا کا ہی دھارا بنا ہوا

مولا تیری رضا کا ہی دھارا بنا ہوا
ہر شخص دوسرے کا سہارا بنا ہوا

ٹھہرا ہے حسن صل علی کی صدا لئے
کتنا حسین و دلکش نظارہ بنا ہوا

پھیلا رہا ہے روشنی صبح و مسا یہاں
ہو کوئی اپنے آپ منارہ بنا ہوا

رحمت کی آس تھامے کھڑا ہے ہر اک گدا
اس آستان پہ ایک خسارہ بنا ہوا

اک سبز روشنی کے سنہرے وجود پر
دیکھا ہے میں نے چاند ستارہ بنا ہوا

بخشش کو اوڑھنے کی تمنا لئے ہوئے
ہر نفس انکساری کا گارا بنا ہوا

چاروں طرف یہ آدمی رمضان میں دیا
یوں لگ رہا ہے جیسے دوبارہ بنا ہوا

دیا جیم۔ فجی

اداریہ

مادی اور روحانی بیکٹیریاز کی تلفی

آج کل سوشل میڈیا پر ایسے میسجز، کلپس اور ویڈیوز کثرت سے گردش کرتے نظر آتے ہیں، جن میں جسمانی صحت کو بحال رکھنے اور مختلف بیماریوں سے نجات کے طریق بیان ہوتے ہیں۔بعض ویڈیوز میں ڈاکٹرز ٹوٹکے بیان کرتے نظر آتے ہیں۔بعض میں کوکا کولا، پیپسی اور دیگر مشروبات کے نقصانات بیان کئے جارہے ہوتے ہیں۔ ابھی ایک ویڈیو دیکھی جس میں ایک فِش(fish) کو جار (Jar) میں رکھ کر کولا سے Dip کرکے رکھ دیا گیا اور کچھ دیر کے بعد وہ فِش کانٹوں سمیت کولا کا حصہ بن گئی تھی۔ کسی میں کولا کے ذریعہ لوہے سے زنگ اور سڑکوں سے کروڈ آئل صاف کرتے دکھایا گیا ہے۔ کسی ویڈیو میں ایسے پھل یا سبزیاں دکھلائی جاتی ہیں جن میں کھاد کے کثرِت استعمال یا موسمی تغیرات سے کیڑے(بیکٹریا) پڑ جاتے ہیں۔بعض میں بتایا گیا ہے کہ کیلے کے اندر اگر کالی لائن نما لکیر آ جائے تو اسے کھانا نہیں چاہیے۔ وہ دراصل بکٹیریا کا آغاز ہوتا ہے۔بعض پھلوں یا سبزیوں میں یہ بیکٹیریا دکھائے جاتے ہیں۔

پھر شوگر سے بچاؤ کے، بلڈ پریشر، دل کی باریک شریانوں اور بڑی veins کو کھولنے کے لئے کثرت سے میسجز گردش کرتے نظر آئے ہیں۔ اب تو ایسے چینلز کی بھی بھرمار ہے۔ جو ایسے clips تیار کرتے اور وائرل کرتے ہیں اور ہر clip سے قبل اس چینل کو subscribe کرنے کی ہدایت ملتی ہے۔ یہ سب کچھ wide share ہوتا ہے اس لئے کہ ہمارے خیر خواہ ہمیں مادی اور جسمانی صحت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو اچھی بات ہے۔ تاہم بیکٹریا سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر اپنی جسمانی صحت کو بحال رکھیں۔ ہماری عمر دراز ہو اور ہم اپنی زندگی کے تمام امور خواہ مادی ہوں یا روحانی احسن طور پر ادا کرسکیں۔ شیخ سعدی نے کہا ہے۔’’در جوانی توبہ کردن شِیوہ پیغمبری وقت پیری گرگ ظالم می شود‘‘ جوانی کی عبادات جب صحت جوبن پر ہوتی ہے بڑھاپے کی عبادات سے بہت بہتر ہیں۔ جوانی کے عمل خیر، بڑھاپے سے بہت بہتر ہیں۔قویٰ مضبوط ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں بعض دفعہ دل چاہنے کے باوجود انسان بعض اوقات روزے نہیں رکھ سکتا، نوافل ادا نہیں کرسکتا، با جماعت نمازوں میں بھی سستی ہو جاتی ہے جبکہ جوانی میں انسان سب کام کرسکتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ گئی جوانی آیا بڑھاپا تے جاگ پئیاں سب پیڑ

ان ہن کس کم دے محمد بخشا سونف، جوین، ہریڑاں

آج اس آرٹیکل میں مجھے اس مضمون کی تفصیل میں نہیں جانا بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ مادی صحت کو جن بیکٹیریاز سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی جتنی توجہ مختلف clips میں دلائی جاتی ہے۔ اتنی توجہ اگر روحانی بیماریوں، آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے دیں تو ہماری دنیا بھی سنور جائے اور دین بھی۔ کیونکہ یہ بدیاں اور برائیاں جو اخلاقِ سیئہ کہلاتی ہیں ایک طرح کے کیڑے ہیں جو اندر ہی اندر ہمیں کھوکھلا کر رہے ہیں۔ہمیں دیمک کی طرح کھاتے ہیں۔ان میں سب سے بڑا کیڑا جھوٹ کا کیڑا ہے۔ جو تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ ایک آدمی کو جو مختلف اخلاقی بیماریوں میں مبتلا تھا۔جھوٹ ترک کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ اور جھوٹ چھوڑنے سے اس کی باقی بیماریاں جو کیڑے کی طرح اسے چمٹی ہوئی تھیں، جاتی رہی تھیں۔

اس کے علاوہ بدظنی بھی ایک کیڑا ہے۔ غیبت بھی ایک کیڑے کی طرح ہے۔ قطع تعلقی، حسد، عیب جوئی، افواہ سازی، استہزاء، بخل، بُہتان اور خیانت بھی ایسے کیڑوں کی مانند ہیں جو ایک مومن کو اندر سے کھا کھا کر ختم کر دیتے ہیں۔ ان کو مارنے اور ان کو ختم کرنے کی کوششیں اسی طرح کرنا ضروری ہیں جس طرح جسمانی صحت کی خاطر ہم مختلف ویڈیو کلپ دیکھ کر کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

اب جب ہم ماہ رمضان سے گزر رہے ہیں تو اس سے متعلقہ جن نیکیوں کی نشان دہی قرآن و احادیث میں ملتی ہے اس کو اپنائیں اور ماہ رمضان میں جن برائیوں سے بچنے کی تلقین ہے اور یہ بیماریاں کیڑوں کی طرح چمٹی ہوئی ہیں ان کو تلف کریں تو اللہ کی رضا کے سامان ہو سکتے ہیں۔

(ابو سعید)

آج کی دعا

فَنَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلْآخِرَۃِ،اَللّٰھُمَّ اھْدِھِمْ بِرُوْحٍ مِّنْکَ وَاجْعَلْ لَّھُمْ حَظًّا کَثِیْرًا فِیْ دِیْنِکَ وَاجْذِبْھُمْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ لِیُؤْمِنُوْا بِکِتَابِکَ وَرَسُوْلِکَ وَیَدْخُلُوْا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا آمین ثم آمین والحمدللہ رب العلمین

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 25)

ترجمہ:

ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کے طلب گار ہیں۔اے اللہ ان کو ہدائت دے اور روح القدس سے انکی تائید فرما۔اور اپنے دین کا بہت زیادہ حصہ انکو عطا کر اور اپنی قوت وطاقت سے اپنی طرف ان کو کھینچ لے تا کہ وہ تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین میں فوج در فوج شامل ہوں۔آمین ثم آمین۔سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یہ حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے عاجزانہ دعا ہے۔

بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے پیشِ نظر دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں

آج پھر مَیں دنیا کے موجودہ حالات کے بارے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں طرف کی حکومتوں کو عقل اور سمجھ دے اور یہ لوگ انسانیت کا خون کرنے سے باز آجائیں۔

ساتھ ہی اس جنگ سے مسلمانوں کو بھی سبق لینا چاہیے کہ کس طرح یہ لوگ ایک ہو گئے ہیں، لیکن مسلمان باوجود ایک کلمہ پڑھنے کے کبھی ایک نہیں ہوتے۔ بجائے اس کے کہ ایک ہوں عراق تباہ کروایا، سیریا تباہ کروایا، یمن کی تباہی ہو رہی ہے، غیروں سے کرواتے ہیں اور خود بھی کر رہے ہیں۔مسلمان کم از کم ان لوگوں سے اکائی کا سبق ہی سیکھ لیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب یہ لوگ زمانے کے امام کو ماننے والے بھی ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اسی مقصد کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ پر اور مسلمانوں پر بھی رحم کرے۔اور ساتھ ہی جہاں یہ اپنی حالتیں درست کرنے والے ہوں وہاں دنیا کے لیے دعا بھی کریں اور اپنے وسائل اور ذرائع استعمال کر کے دنیا کو جنگوں سے روکنے والے بھی ہوں نہ کہ خود جنگوں میں شامل ہونے والے۔ اللہ تعالیٰ عقل اور سمجھ دے۔ آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11مارچ 2022)

کشتی اسلام اب بے لطفِ خدا اب غرق ہے
اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار
دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فُرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تاوہ کچھ کریں سوچ وبچار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

مرسلہ:مریم رحمٰن

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 17

دعا کے ذریعہ حق معلوم کرنے کیلئے تحریک

(آپ) خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چِلّہ نہ گذرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔ مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد وتعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔ کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے۔ اُسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے۔ اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 16)

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں پیشگوئی

پہلی ہی سورۃ کو پڑھو جو سورہ فاتحہ ہے۔ جس کے بغیر نماز بھی نہیں ہوسکتی۔ دیکھو اس میں کیا تعلیم دی ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(الفاتحہ 6-7)

اب صاف ظاہر ہے کہ اس دعا میں مغضوب اور ضالین کی راہ سے بچنے کی دعا ہے۔ مغضوب سے بالاتفاق یہودی مراد ہیں اور ضالین سے عیسائی۔ اگر اس امت میں یہ فتنہ اور فساد پیدا نہ ہونے والا تھا تو پھر اس دعا کی تعلیم کی کیا غرض تھی؟ سب سے بڑا فتنہ تو الدّجّال کا تھا مگر یہ نہیں کہا وَلَا الدَّجَّال۔ کیا خدا تعالیٰ کو اس فتنہ کی خبر نہ تھی؟ اصل یہ ہے کہ یہ دعا بڑی پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایک وقت امت پر ایسا آنیوالا تھا کہ یہودیت کا رنگ اس میں آجاوے گا۔ اور یہودی وہ قوم تھی جس نے حضرت مسیحؑ کا انکار کیا تھا۔ پس یہاں جو فرمایا کہ یہودیوں سے بچنے کی دعا کرو اس کا یہی مطلب ہے کہ تم بھی یہودی نہ بن جانا یعنی مسیح موعود کا انکار نہ کر بیٹھنا۔ اور ضالین یعنی نصاریٰ کی راہ سے بچنے کی دعا جو تعلیم کی تو اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت صلیبی فتنہ خطرناک ہوگا۔ اور یہی سب فتنوں کی جڑ اور ماں ہوگا۔ دجال کا فتنہ اس سے الگ نہ ہوگا۔ ورنہ اگر الگ ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا بھی نام لیا جاتا۔ اب سارے گرجوں میں جا کر دیکھو کہ کیا یہ فتنہ خطرناک ہے یا نہیں؟

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 37-38)

بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے

نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جاوے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے۔ اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہر مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 245)

استغفار

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے۔ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے۔ اس لئے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔ عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر ہی نہ ہوں ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلادیں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے۔ غفر اور کفر کے ایک ہی معنے ہیں۔ تمام انبیاء اس کے محتاج تھے۔ جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے۔ اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا۔ معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 255)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گزشتہ گناہ اس کے بخشے جائیں اسی طرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اس کے قویٰ سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے۔ ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نہ کرے۔ اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استغفار مانگا۔ آپؐ کو دیا گیا۔ مسیح نے نہ مانگا۔ ان کو نہ دیا گیا۔ غرضیکہ طبعی تقسیم قرآن مجید نے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے ہر ایک پہلو کو دیکھ کر استغفار کا لفظ رکھا ہے کیونکہ انسان دونوں راہ کا محتاج ہے کبھی گناہ کی معافی کا اور کبھی اس امر کا کہ وہ قویٰ ظہور و بروز نہ کریں۔ ورنہ یہ کب ممکن ہے کہ قویٰ خدا تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر خود بخود بچے رہیں۔ وہ کتاب کامل ہے۔ عقل اور ضرورت خود دونوں قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے۔

خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا۔ ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 262-264)

استخارہ

استخارہ اہل اسلام میں بجائے مہورت کے ہے۔ چونکہ ہندو شرک وغیرہ کے مرتکب ہو کر شگن وغیرہ کرتے ہیں۔ اس لئے اہل اسلام نے ان کو منع کر کے استخارہ رکھا۔ اس کا طریق یہ ہے کہ انسان دو نفل پڑھے۔ اول رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھ لے اور دوسری میں سورۃ الاخلاص۔ التحیات میں یہ دعا کرے۔

یا الٰہی! میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں کیونکہ تجھی کو سب قدرت ہے مجھے کوئی قدرت نہیں اور تجھے ہی سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں اور تو ہی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے تو تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر دے اور اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھ۔

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 307-308)

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

قیصر اور قیصرہ

قسط 20

قریش کے ساتھ صلح حدیبیہ کے بعد نسبتاً سکون کے دن میسر آتے ہی آنحضرت ﷺ نے جہادِ اصغر کے بعد دعوت الی اللہ اور عبادات کے جہادِ اکبر کی طرف توجہ دی۔آپؐ کا فرضِ منصبی کل عالم کو پیغام حق پہنچانا تھا آپؐ نے اس غرض کے لئے عرب کے چاروں طرف بادشاہوں اور رؤساء کو ایک ساتھ خطوط ارسال فرمائے۔ ان میں شام میں روما کے شہنشاہ قیصر، شمال مشرق میں فارس کے شہنشاہ کسریٰ،عرب کے شمال مغرب میں مقوقس شاہِ مصر،مشرق میں یمامہ کے رئیس ہوذہ بن علی،مغرب میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی،شمال میں عرب سے متصل ریاست کے حاکم غسان،عرب کے جنوب میں رئیسِ یمن اور مشرق میں والئ بحرین شامل تھے۔آنحضور ﷺ نے ان خطوط کے مضامین کمال حکمت سے ترتیب دئے۔نمونے کے طور پر قیصر شاہِ روم کے نام خط کا متن درجِ ذیل ہے:

’’میں اللہ کے نام سے اس خط کو شروع کرتا ہوں۔ جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔یہ خط محمدؐ خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے روما کے رئیس ہرقل کے نام ہے سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔اس کے بعد اے رئیسِ روما!میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔مسلمان ہوکر خدا کی سلامتی قبول کیجئے کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے۔اسلام لائیے خداتعالیٰ آپ کو اس کا دوہرا اجر دے گا۔لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو یاد رکھئے کہ آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔

اور اے اہلِ کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہے۔یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا اور حاجت روانہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہرحال خدائے واحد کے دامن کے ساتھ وابستہ اور اس کے فرمانبردار بندے ہیں۔‘‘

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام نے 1893ء میں اپنی معرکۃ الآرا کتاب ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں اپنے عہد کے علماء ومشائخ،فقراء اورگدی نشینوں کو دعوتِ حق کے لئے عربی زبان میں ’’التبلیغ‘‘ کے نام سے ایک طویل مکتوب تحریرفرمایااس میں برطانیہ کی ملکہ معظّمہ وکٹوریہ کے نام خصوصی طور پر اپنے محبوب کے مبارک نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کا پیغام دیا۔انداز وہی تھا جو آنحضور ﷺ نے قیصرو کسری اور دوسرے بادشاہوں کے نام خطوط میں اختیار فرمایا تھا۔اس دعوت حق کے لفظ لفظ سے، بیان کی قوت وصداقت سے آپؑ کے قلبِ مطہر کا جوش و جذبہ منعکس تھا۔آپ نے فرمایا:

اے زمین کی ملکہ! تو مسلمان ہوجا۔تو اور تیری سلطنت محفوظ رہے گی۔

ملکہ وکٹوریہ نے شکریے کے خط کے ساتھ آپؑ سے دیگر تصانیف بھجوانے کی خواہش کی۔ یہ تو بظاہر کوئی بڑی کامیابی نہ تھی مگر یہ خط بیج ڈالنے کے مترادف تھے جو سازگار آب و ہوا ملتے ہی اُگنے، بڑھنے پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔

پھر 1897ء میں ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کے موقع پر ایک رسالہ ’’تحفۂ قیصریہ‘‘ تحریرفرمایا جس میں ملکہ کو دوسری بار بڑے خلوص سے دعوتِ اسلام دی۔اس کے بعد 1899ء میں ’’ستارہ قیصریہ‘‘ کے نام سے اسی پیغام کا اعادہ فرمایا۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اور جلسۂ احباب کے نام سے ملکہ کے لئے مبارکباد اور دعا کے جلسہ کی کارروائی تحریر فرمائی۔جس میں اس کے اسلام کی آغوش میں آنے کی دعا بھی شامل ہے۔

’’اے قادر توانا ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کر کے ایک اور دعا کے لئے تیری جناب میں جرات کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر اس کا خاتمہ کر۔ اے عمیق قدرتوں والے! اے عجیب تصرفوں والے! ایسا ہی کر‘‘

(جلسۂ احباب، روحانی خزائن جلد 12صفحہ 290)

بقیہ: عبد المالک مرحوم ...... از صفحہ 10

از صفحہ 10

شروع کر دیا۔ بالآخر اس میں کامیابی حاصل کی اور ’’امّ رسول‘‘ کے نام سے پہلا ایڈیشن اکتوبر 1995 میں شائع ہوگیا جو کہ محمد حسن آرٹ پریس نیو انارکلی لاہور نے شائع کیا تھا۔کتاب کے دیباچہ میں پیام شاہجہان پوری لکھتے ہیں کہ۔۔۔’’ہاں ایک صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے جن کا نام سب سے پہلے درج ہونا چاہئے تھا، یہ ہیں میرے دوست عبد المالک صاحب، جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی تحریک کی اور بار بار کی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر وہ اس قدر اصرار سے توجہ نہ دلاتے تو یہ کتاب اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں نہ ہوتی۔ اس لئے وہ کتاب کے ہر قاری کی طرف سے شکریے اور دعا کے مستحق ہیں‘‘

(ام رسول، صفحہ 6، دیباچہ مصنف پیام شاہجہان پوری، 23 این، عوامی فلیٹس ریوارز گارڈن لاہور، 14 جون 1995)

بچپن اور بعد کی خوابیں

جیسا کہ لکھا جاچکا ہے کہ عبد المالک صاحب مرحوم کی زندگی دعاؤں کے معجزانہ نشانات سے بھری تھی، ان کے بیرون ممالک کے سفر کے انتظامات بھی دعاؤں کے ہی نتیجہ تھے۔فضل الٰہی انوری صاحب مبلغ سلسلہ (سابق امیر و مبلغ انچارج جرمنی، الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2021) نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں جماعت کے مخلصین کی ایمان افروز خوابوں کو یکجا کیا گیا تھا۔اس کتاب کا عنوان تھا ’’بشارات سماویہ‘‘ جس کا دوسرا نام ’’درویشان احمدیت‘‘ ہے۔ (جلد پنجم حصہ دوم کے باب اول تا پنجم، پہلا ایڈیشن 2010 میں شائع ہوا جو رویا ہائے صالحہ، کشوف اور الہامات کی صورت میں ہے)۔اس میں عبد المالک صاحب کی شادی سے پہلے اور بعد کی اور اپنے بچوں کی پیدائش سے متعلق اور دیگر ایمان افروز خوابیں شائع موجود ہیں جس کا آغاز صفحہ 233 سے ہوتا ہے۔ان خوابوں میں پہلی خواب چھٹی کلاس کے طالب علم کی حثیت سے تھی کہ کیسے دعاؤں کے بعد خواب کے ذریعے انگریزی پرچہ میں کامیابی کی تھی۔ لکھتے ہیں کہ چھٹی کلاس کا امتحان تھا، انگریزی میں کمزور تھا۔ پرچہ سے ایک رات قبل دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں مجھے پاس کر دے اور خواب دیکھا کہ میرا انگریزی کا ٹیچر مجھے ملا ہے اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ میں جواب دیتا ہوں کہ یہ کرسی ہے۔ پھر پوچھتا ہے کہ اسے انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟ میں جواب دیتا ہوں کہ Chair۔ پھر اس نے پوچھا کہ ہجے Spelling کیا ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ C H A I R، اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ جب اگلے روز میں سکول گیا تو ممتحن نے بالکل یہی سوال پوچھے اور میں کامیاب ہو گیا (کتاب ہذا صفحہ 233)۔ اپنی شادی کے متعلق خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالثؒ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ’’میں تمہارا رشتہ خود کروں گا‘‘۔ بعد کے حالات نے اس خواب کو بھی پورا کیا، جس کی تفصیل لکھی موجود ہے (صفحہ 234)

بیٹا ہونے کی آسمانی بشارت، کے عنوان سے عبد المالک صاحب کی پہلے بیٹے کی پیدائش سے متعلق خواب کچھ یوں لکھی ہے کہ شادی ہو جانے کے دوسرے سال یعنی 1972 میں ایک رویا میں دیکھا کہ میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے ہیں ’’لڑکا ہوگا، محمود نام رکھنا۔‘‘ چنانچہ اسی کے مطابق دو سال بعد 22 اگست 1974 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام رویا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا (صفحہ 235)۔ یہ آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں محمود احمد ناصر۔

دوسرے بیٹے عطاء القدوس کی پیدائش کے حوالے سے ان کی بہن عطیہ القدیر صاحبہ کے مطابق میرا یہ بھائی ابھی والدہ کے پیٹ میں تھا ابا جان نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نام تجویز فرمائیں۔حضور نے فرمایا ’’عطاء القدوس‘‘۔ ابا جان نے دوبارہ عرض کی کہ ’’حضور لڑکی والا نام بھی تجویز فرمائیں۔‘‘ حضور نے فرمایا ’’بس ایک ہی کافی ہے عطاء القدوس۔‘‘ انہوں نے پھر عرض کیا کہ ’’اگر لڑکی پیدا ہوئی تو؟‘‘ فرمایا ’’میں جو کہہ رہا ہوں، لڑکا ہوگا۔‘‘ اس پر ابا خاموش ہوگئے۔ پھر خدا کی قدرت کہ لڑکا ہی پیدا ہوا جس کا نام عطاء القدوس رکھا گیا (صفحہ 236)، یہ بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ان کے والد کی وفات پر ملنے والی آسمانی تسلی کی خواب (صفحہ 235) اس وقت عبد المالک صاحب عمر بمشکل 20 سال ہوگی۔ مکرم راجہ غالب احمد صاحب کی جبری ریٹائرمنٹ اور بحالی سے متعلق (صفحہ 237)، پہلے نواسے کی پیدائش سے متعلق اور دیگر خوابیں اگلے صفحات پر شائع موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مرسلہ: فائقہ بُشریٰ

ارشاداتِ نور

قسط 12

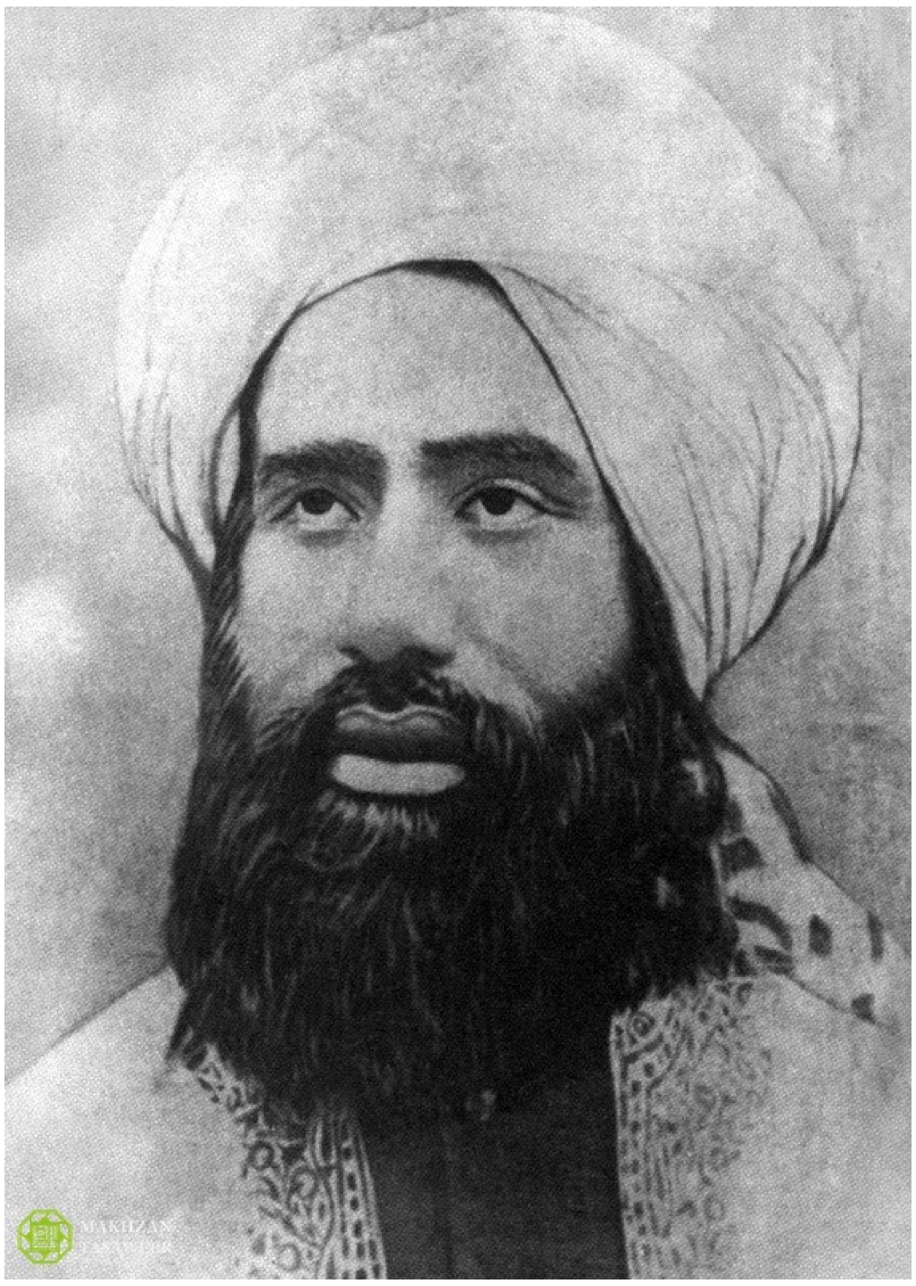

حضور کی دردمندانہ دعا

اے ہمارے رب قدیم سب دل تیرے ہاتھ میں ہیں تیری مدد کے سوائے ہمیں کوئی توفیق حاصل نہیں ہوسکتی تو ہم پر رحم فرما اور اس نور سے جو تو نے ہمارے درمیان اپنے فضل سے نازل کیا رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی ہمت اور قوت عطا کر۔ تو ہی ہے جو دیتا ہے اور تیرے سوائے کوئی نہیں جس سے ہم مانگیں اور پائیں۔ تو اس نور الدین کی دعاؤں کو قبول کر اس کی خواہشوں کو پورا کر اور اسے دینی دنیوی حسنات سے مالا مال کر دے کہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی مالک ہے اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 329-330)

معیار صداقت

فرمایا۔ معیار صداقت فضل الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔جس پر فضل ہوا حق کو پالیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہراً ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 331)

پل صراط سے بچاؤ

فرمایا۔ پل صراط سے بچنے کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 331)

بت پرستی سے بچو

فرمایا۔ بت پرستی کی جڑ ہے بے جا محبت۔ کوئی تو رنگ وروغن پر مرتا ہے، جہاں کوئی خوبصورت شکل دیکھی بس عاشق ہو گئے۔ اور بعض لوگ دینی رنگ میں اس محبت میں غلو کرتے ہیں مرزا صاحب کی تصویر ہوئی یا نور الدین کی یا خواجہ تونسوی کی یا کسی اپنے مرشد کی، اس کی تعظیم کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ بات دور چلی گئی اور وہی بت بن گیا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ سیال شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا کیونکہ وہاں کے بزرگوں کا مرید تھا۔ کہنے لگا کہ ہمیں تو ادھر ہی سے سب کچھ ملا ہے۔ میں نے کہا قرآن شریف میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کا حکم اس واسطے ہے کہ لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ (البقرۃ:144) تا کہ ظاہر ہو جاوے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے۔ جو شخص اور طرف منہ کرتا ہے وہ رسول کا پیرو نہیں۔ کہنے لگا یہ ملاں لوگوں کی باتیں ہیں میں نہیں جانتا۔ خانہ کعبہ سے جب بت نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل کے بت بھی تھے اور اس مینڈھے کے سینگ بھی رکھے تھے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی باہر پھکوا دیئے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 334)

اللہ کس طرح راضی ہو

ایک شخص نے عرض کی کہ اللہ کس طرح راضی ہوتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں تحریر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے فَمَنۡ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:39)۔جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی اس پر نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔

اور فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (ال عمران:32) کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کرے گا۔ استغفار بہت کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 335-336)

عاقبت کی فکر کرو

فرمایا۔ انسان کو چاہئے اپنے افعال، اقوال اور اعمال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں حاضر ہونے کے لیے اس نے کیا تیاری کی ہے۔ آخر ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر خدا کے پاس جانا ہے، عاقبت کی فکر کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 345)

نصیحت

ایک شخص کو حضرت نے رخصت کے وقت یہ نصیحت لکھ کر دی۔ آپ استغفار بہت کیا کریں۔ نرمی مزاج میں پیدا ہو، نیک نمونہ بنیں۔ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَ مَالِیۡ وَ دِیۡنِیۡ۔اَللّٰھُمَّ ارۡضِنِیۡ بِقَضَائِكَ حَتّٰی لَا اُحِبُّ تَعۡجِیۡلَ مَا اَخَّرۡتُ وَلَا تَاخِیۡرَ مَا عَجَّلۡتُ۔ دینی معاملات میں دیانت امانت مدنظر رہے۔ معاملہ بہت صاف ہو جھوٹ سے ہر حالت میں ہمیشہ پرہیز رہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 346)

انبیاء کے طرز پر چلو

فرمایا۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آ جاویں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہو گیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہو گئے ہیں عمر تو چھوٹی ہے اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے اب بھی ضعف کیسے نہ ہو ستر اسی سال تو عمر ہوگئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا، تعلّی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق بتلاؤ کہہ دیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں؟ ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اسوہ پر چلیں اور اس پر بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

چار پیارے

فرمایا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے صوفیاء، فقہاء، محدثین اور فلاسفر ہر چہار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہئے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہئے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اس پر عذاب آتا ہے اس پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو آپ بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اس کے پاس بیٹھے رہیں گے تو غرق ہو جائیں گے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

کیا مسیح کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں؟

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟

فرمایا۔ میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانے۔ ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ جھوٹا ہے تب تو اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں اور اگر وہ سچا ہے تو اس کو نہ ماننے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 357)

نصیحت

جو لوگ بزرگوں کو برا کہتے ہیں وہ ضرور کسی بدی میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جس کسی کو لوگ اچھا کہتے ہیں تم کبھی اس کو برا نہ کہو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 361)

محمد افضل بٹ۔ امریکہ

رمضان المبارک عظمت وشان کا مہینہ

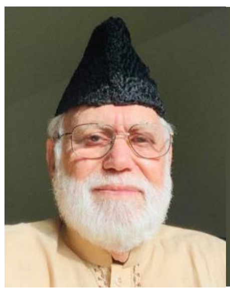

رمضان المبارک کے ایام اور بابرکت مہینہ اپنی عظمت اور شان اور برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان دنوں سے بھر پور فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور اُس کی خوشنودی اور برکتیں تلاش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ

(البقرہ : 184)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

ہمارے سیّد و مولیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

سنو سنو! تمہارے پاس رمضان کا مہینہ چلا آتا ہے۔ یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، اور اس میں ایک رات ایسی مبارک ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے، جو اس کی برکت سے محروم رہا تو سمجھو کہ وہ نامُراد رہا۔

(نسائی کتاب الصوم)

ماہِ رمضان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری روز خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ: اَے لوگو! تم پر ایک عظیم اور برکتوں والا مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو قیام کرنا نفل ٹھہرایا ہے۔

اَوَّلُهٗ رَحۡمَةٌ وَ اَوۡسَطُهٗ مَغۡفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتۡقٌ مِنَ النَّارِ

وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے۔ اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام)

ماہِ رمضان کی فضیلت وعظمت اور اس کے روحانی اثرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ (البقرہ: 186) سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مُراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 ایڈیشن 1988)

استغفار کی ضرورت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے:

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

(الاعراف : 24)

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 577 ایڈیشن 1988)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کے ان ایام کے متعلق فرماتے ہیں:

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں، طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

(الحکم 24 جنوری 1901ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

(البقرہ: 187)

یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں کہ وہ کہاں ہے پس جواب یہ ہے کہ ایسا نزدیک ہوں کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک نہیں۔ جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔

(نور دین صفحہ 43)

وَاِذَا سَاَلَکَ: اگر لوگ یہ سوال کریں کہ روزوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہاں لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ (البقرہ: 184) دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قُرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’مَیں بہت قریب ہو جاتا ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔‘‘ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اِس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمادیا جواب سورہ انعام (آیت 42) میں ہے بَلۡ اِیَّاهُ تَدۡعُوۡنَ فَیَکۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَیۡهِ اِنۡ شَآءَ یعنی اگر چاہے تو اس مُصیبت کو ہٹادیتا ہے۔ یہاں بھی اَلۡ کے ساتھ اِس طرف اشارہ کردیا ہے۔

فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ: فرمایا ہے یعنی جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے اُسی قدر مَیں دعائیں قبول کرتا ہوں۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 8/اپریل 1909ء)

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 307، 308)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیزیں ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے جو اُسے ہر قسم کے دُکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 375)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ میرے بندوں کو چاہئے کہ وہ راتوں کے تیروں (دعاؤں) کو تیز کریں۔ اور جنونی شکاری کے جنون سے بھی زیادہ جنون رکھتے ہوئے میری رحمت کی تلاش میں نکل پڑیں۔ تب میری رحمت کی تسکین بخش بارش ان پر نازل ہوگی اور میرے قرب کی راہیں ان پر کھولی جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 دسمبر 1965ء/خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 56)

رمضان برکتوں والا مہینہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس نیکی کو بجالانے کی کوشش کرتے ہیں اور بجالا رہے ہوتے ہیں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کو چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ بلکہ بعض جائز چیزوں کو بھی ایک خاص وقت کے لئے اس لئے چھوڑ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

تقویٰ کیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔

بقیہ صفحہ 12 پر

منور علی شاہد۔ جرمنی

عبد المالک مرحوم، ایک مسکین طبع انسان

یہ جولائی 2001 کے دنوں کی بات ہے، خاکسار مکرم چوہدری منور علی صاحب قائد ضلع کے ہمراہ کسی مجلس کے دورہ سے واپس دارالذکر کو لوٹ رہا تھا کہ راستے میں پروگرام بنا کہ جیل روڈ پر واقع پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال میں زیر علاج عبد المالک صاحب کی عیادت کرنی ہے اور یوں ہم ہسپتال پہنچ گئے۔عبد المالک صاحب سے ملاقات ہوئی،بظاہر بہت ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے اور کچھ باتیں بھی ہوئیں۔ایک بات جو آج بھی یاد ہے وہ یہ کہ انہوں نے قائد صاحب سے اپنے بڑے بیٹے کے رشتہ کی تلاش کی بات ایک سے زائد بار کی تھی۔ان کا بڑا بیٹا بھی وہیں موجود تھا۔عیادت کرنے کے بعد ہم واپس لوٹ گئے اور اسی رات گئے دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا اور عبد المالک صاحب جانبر نہ ہو سکے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اس کی خبر ہمیں اگلے دن ملی تھی۔یہ ہماری آخری ملاقات تھی ان سے۔آپ کی وفات 19 جولائی 2001 کو ہوئی۔ہفتہ 21 جولائی کی صبح ان کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور میں مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے پڑھائی۔موصوف موصی تھے،ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں بیت مبارک میں بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب لاہور نے دعا کرائی(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2001)۔عبد المالک صاحب کی وفات کے بعد اگلے ہی جمعہ دارالذکر میں امیر صاحب لاہور نے مرحوم عبد المالک صاحب کے اوصاف حمیدہ اور ان کی خدمات کے بارے میں بھرپور خطبہ دیا، جس میں ایک جملہ عبد المالک صاحب کے متعلق یہ بھی تھا کہ ان کی وفات سے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا آدھا جسم ختم ہو گیا ہے۔حقیقت بھی یہی ہے کہ عملی طور پر عبد المالک صاحب ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرز کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔روزنامہ الفضل ربوہ کے صفحہ اول پر ان کی وفات کی خبر شائع ہوئی جبکہ ان کی تدفین کی خبر بھی ایک ہفتہ بعد شائع ہوئی۔

روزنامہ الفضل ربوہ کی خبر کے مطابق موصوف نے اپنی زندگی عملاً خدمت دین میں گزاری۔ خدام الاحمدیہ میں نائب قائد ضلع کے عہدے تک پہنچے۔کئی سال صدر مجلس موصیان لاہور رہے۔اس کے علاوہ اہم جماعتی عہدوں پر ہمیشہ دل و جان سے خدمات بجالاتے رہے۔ماہنامہ خالد وتشحیذ کے نمائندہ رہے۔پھر 1984 میں جب الفضل چار سال کی بندش کے بعد دوبارہ جاری ہوا تو الفضل کے نمائندہ برائے لاہور رہے۔اس وقت نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ برائے لاہور تھے موصوف کو مضمون نگاری کا بے حد شوق تھا۔ان کے مضامین کا مجموعہ زیر طبع تھا کہ قدرت نے ان کو مہلت نہ دی۔انہوں نے بیرون ممالک کے متعدد سفر کئے اور اپنی یادداشتوں کو مضامین کی صورت میں مرتب کیا۔انہوں نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی(روزنامہ الفضل ربوہ 20؍جولائی 2001)۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کی وفات کے کچھ ہی سالوں بعد آپ کی اہلیہ کی بھی وفات ہو گئی تھی۔

عبد المالک مرحوم

خاندانی تعارف

مکرم عبد المالک ابن مکرم میاں دین محمد 14 جون 1947ء کو بدوملہی (باٹھانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد میٹرک مسلم ہائی سکول بدوملہی سے کیا۔ اور پھر اپنے بڑے بھائی غلام نبی قمر صاحب کے پاس لاہور مغلپورہ میں رہنے لگے بعد ازاں لاہور ہی کے ہو کر رہ گئے۔کچھ عرصہ ریلوے میں ملازمت کے بعد ملٹری کے انجینئرنگ سٹور ڈپو میں بھی ملازمت کی۔26 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔عبد المالک صاحب کے والد میاں دین محمد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔پہلی بیوی سے ایک بیٹا غلام نبی قمر صاحب پیدا ہوئے۔کچھ سالوں بعد ان کے والد صاحب نے دوسری شادی کی جن کے بطن سے چار بیٹے عبد المالک صاحب، عبد الخالق شاد صاحب، عبد الحق صاحب اور مبشر احمد جاوید صاحب پیدا ہوئے۔یہ چاروں بھائی اب وفات پا چکے ہیں۔سب سے بڑے بھائی غلام نبی قمر صاحب حیات ہیں اور 95 سال کی عمر میں بھی صحت اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔عبد المالک صاحب کی شادی دسمبر 1971 میں مکرمہ سلیمہ طاہرہ بنت حبیب اللہ خان صاحب سے ہوئی۔جن سے ایک بیٹی اور چار بیٹوں کی پیدائش ہوئی۔ایک بیٹا چھوٹی عمر میں وفات پا گیا تھا۔حیات بچوں میں سے بیٹی لندن میں اور دو بیٹے کینیڈا میں مقیم ہیں جبکہ سب سے چھوٹا بیٹا عرفان احمد ناصر 28 مئی 2010 کو دارالذکر پر دہشت گردوں کے حملہ میں مین گیٹ پر ڈیوٹی کرتے شہید ہو گیا تھا۔(بشکریہ افضل قمر صاحب ابن غلام نبی قمر صاحب گلشن پارک لاہور، خاکسار کی درخواست پر یہ خاندانی کوائف مہیا کئے)۔

خاندان میں احمدیت کا نفوذ

عبد المالک صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان ”حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا“ میں لکھتے ہیں کہ ”خاکسار کے والد محترم میاں دین محمد صاحب مرحوم جو ضلع سیالکوٹ تحصیل نارووال کے ایک گاؤں موضع باٹھانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔۔۔ہمارے گاؤں میں اس زمانہ میں ایک سکھ نمبردار تھے جن کا نام سردار جیون سنگھ تھا اور پڑھے لکھے تھے۔انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی بھی دی تھی۔جس کا حضور نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں ذکر فرمایا ہے اور ان لوگوں کے نام درج ہیں جنہوں نے لیکھرام کی وفات کو نشان سمجھا اور گواہی دی کہ وہ ایسا نشان تھا۔والد محترم نے اپنی ایک رویا کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی انہی سردار جیون سنگھ کے ذریعے بیعت کا پوسٹ کارڈ لکھوایا کیونکہ اس زمانہ میں ارد گرد کے تمام گاؤں میں وہی پڑھے لکھے تھے۔یہ 1928 کی بات ہے۔“

(ہفت روزہ بدر قادیان، مصلح موعود نمبر صفحہ 18، شمارہ 13-20 فروری 1992

از قلم عبد المالک نمائندہ الفضل لاہور)

حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا اک نشان

عبد المالک صاحب اپنی پیدائش سے متعلق حضرت مصلح موعود کی دعا کی قبولیت کے حوالہ سے اپنے اسی مضمون میں لکھتے ہیں ”جب ہماری پہلی والدہ کا انتقال ہو گیا تو ہمارے والد صاحب نے دوسری شادی ہماری والدہ سے کی۔احمدیت کی مخالفت کا زور تھا۔ضلع سیالکوٹ کے گاؤں کوٹلی کے ایک مولوی صاحب جو معاندین احمدیت میں چوٹی پر تھے، ہمارے گاؤں آئے اور رات کو جلسہ کیا اور خوب الزام تراشی اور دشنام دہی سے کام لیا اور اعلان کیا کہ میاں دین محمد (میرے والد) نے چونکہ احمدیت قبول کر لی ہے اس لئے یہ لاولد مریں گے اور کوئی نرینہ اولاد ان کے گھر نہ ہو گی اور ہم دیکھیں گے۔جب رات کو جلسہ ختم ہوا صبح ہوئی تو والد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں سارا واقعہ تحریر کیا اور دعا کی التجا کی جس پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکا دے گا،اس کا نام عبد المالک رکھنا اور وہ خادم دین ہو گا۔“(ہفت روزہ بدر قادیان، مصلح موعود نمبر صفحہ 18، شمارہ 13-20 فروری، 1992از قلم عبد المالک نمائندہ الفضل لاہور)۔مزید آگے لکھتے ہیں کہ ”یہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کا نشان ہے کہ آج میری عمر 45 سال ہے جو اس کا احسان ہے اور اس کے فضل اور رحم سے جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے مجھے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے جو اس کا بہت بڑا انعام ہے اور میں ذاتی طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا زندہ نشان ہوں۔“

(ہفت روزہ بدر قادیان، مصلح موعود نمبر صفحہ 18، شمارہ 13-20 فروری، 1992

از قلم عبد المالک نمائندہ الفضل لاہور)

شخصیت کے مختلف پہلو

عبد المالک صاحب کو خاکسار نے دارالذکر میں بچپن ہی سے اس وقت دیکھا تھا جب ان کی رہائش گاہ دارالذکر کے اندر ہی ہوا کرتی تھی جس کی کچھ تفصیل میرے ایک مضمون بعنوان دارالذکر لاہور کی یادیں اور باتیں،تاریخ کے آئینہ میں شائع ہو چکی ہیں(الفضل انٹرنیشنل 9/اپریل 2021 قسط اول)۔عبد المالک صاحب کا مخصوص لباس اچکن،شلوار تھا اور یہی زیادہ زیب تن کرتے تھے ساتھ جناح کیپ پہنتے تھے، کبھی کبھی شلوار قمیض کے ساتھ کوٹ بھی پہنتے تھے۔ان کے ساتھ اور ان کے بچوں کے ساتھ بہت ملنا جلنا رہتا تھا۔اکثر ان کے گھر میں بھی ملاقات ہوا کرتی تھی۔عبد المالک صاحب خاندانی پس منظر میں بہت زیادہ آسودہ نہیں تھے نہ ہی بہت خوشحال خاندان سے تعلق تھا لیکن اپنی ذات کے اندر پوشیدہ کچھ صفات،خلافت سے والہانہ عشق، توکل علی اللہ اور دیگر صلاحیتوں کے باعث وقت کے ساتھ ساتھ نکھرتے چلے

گئے تھے۔عبدالمالک صاحب گوناگوں صلاحیتوں کے مالک تھے۔دعاگو اور عبادت گزار تھے۔نوجوانی کے دنوں ہی میں اپنی شادی اور پھر اپنے بچوں کی پیدائش سے متعلق ایمان افروز خوابیں دیکھیں جو شائع شدہ موجود ہیں۔جن کا ذکر مضمون کے آخر پر کیا گیا ہے۔خدمت دین کے کاموں میں خواہ وہ تنظیمی ہوتا یا جماعتی، ہر وقت کرنے کو تیار رہتے۔ان کا ذہن ایک تخلیقی ذہن تھا جو نیا سے نیا سوچتا رہتا تھا۔ذہین اور پر اعتماد بھی انتہا کے تھے۔تمام بڑوں کا احترام کرتے تھے لیکن ساتھ ہی ان کے ساتھ بے تکلف ہو کر ہر موضوع پر گفتگو بھی کرتے تھے۔صاحب علم اور صاحب قلم تھے۔پڑھنے، لکھنے کا بہت شوق تھا۔یہی وجہ ہے کہ الفضل سمیت دیگر جماعتی تنظیمی رسائل اور قومی اخبارات میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔ایک دن دارالذکر میں اتوار کی صبح ملاقات ہوئی تو بہت خوش تھے، ہاتھ میں جنگ اخبار کا سنڈے میگزین شمارہ پکڑا ہوا تھا۔مجھے دیکھ کر بولے منور، میرے ایک سفرنامے کا مضمون شائع ہو گیا ہے، پھر مجھے دکھایا اور پھر مجھے ساتھ لیکر مکرم میجر عبداللطیف صاحب نائب امیر کے کمرہ میں چلے گئے۔دارالذکر میں جب موجود ہوتے تو چلتے پھرتے بھی مسکراہٹیں اور باتیں بانٹتے رہتے تھے۔ہمارے 100 سال، کے عنوان سے جماعت احمدیہ لاہور کے اس صد سالہ سوونیئر کی اشاعتی کمیٹی میں بطور ممبر بہت کام کیا۔ایک جماعتی معاملہ میں جب ملازمت چھوٹ گئی تو پھر آپ نے مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کے ذاتی کاروباری امور کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری سنبھالی اور تادم وفات یہی نبھاتے رہے اور یہی وہ دور تھا جب عبدالمالک صاحب کے اندر چھپی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئیں اور پھر خدمت دین میں وہ آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔اللہ کا فضل بھی ہر دم ان کے ساتھ شامل رہا۔فیلی کے ذرائع کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شفقت بھی عبدالمالک صاحب کو بہت زیادہ میسر رہی۔اسی طرح حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانؓ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ بہت محبت، شفقت اور عقیدت کا تعلق رہا۔

آپ کے رابطوں کا دائرہ بہت وسیع تھا اور دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا۔قادیان میں درویشان کے ساتھ بہت تعلقات تھے۔مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ بھی خصوصی مراسم تھے۔ملک صلاح الدین صاحب آف قادیان کے ساتھ بہت رابطہ میں تھے۔آپ کو جماعت کی انتہائی تاریخی اور بابرکت تقریبات میں شامل ہونے کی توفیق ملی جس کے پس پردہ بھی معجزانہ مدد شامل حال رہی۔ان بابرکت تقریبات میں کسر صلیب کانفرنس لندن جون 1978 اور سپین میں مسجد مبارک کی افتتاحی تقریب ستمبر 1982 شامل ہیں۔اسی طرح جلسہ سالانہ قادیان اور لندن یوکے میں بھی متعدد بار شرکت کرنے کی توفیق پائی۔

نمائندہ خالد وتشحیذ الاذہان برائے لاہور

یہ سال 1987-1988 مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یوم تاسیس کا سال تھا، پچاس سال پورے ہوئے تھے۔اسی سال مکرم عبدالمالک صاحب نے بطور نمائندہ ماہنامہ خالد، تشحیذ کے بہت کام کیا اور خریداروں میں اضافہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے طور پر نادار اور مستحقین کے نام ایک سال کے لئے مفت خالد اور تشحیذ جاری کروائے جن کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔اسی طرح اگلا سال احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کا سال تھا۔اس سال بھی بطور نمائندہ خالد، تشحیذ عبدالمالک صاحب کو بہت خدمت کی توفیق ملی اور رسالے جاری کرائے، مالی اعانت کرائی۔مرکزی صد سالہ مجلہ کے لئے اشتہارات میں بہت مدد کی۔ان کی انہی خدمات کا اعتراف مکرم محمود احمد شاہد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس نوٹ سے ہوتا ہے جو تشحیذ الاذہان جشن تشکر میں شائع ہوا تھا۔اس تحریر کے مطابق،

”۔۔۔مکرم عبدالمالک صاحب خالد اور تشحیذ الاذہان کے لاہور میں کئی سالوں سے نمائندہ ہیں۔ان کی مساعی اس سلسلہ میں بالخصوص قابل تعریف ہے۔وہ پوری ذمہ داری اور بڑے شوق سے رسائل کی اشاعت و ترقی میں سرگرم اور مستعد ہیں۔خاکسار ان کی خدمات کے لئے ممنون ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے۔۔۔۔میری دلی خواہش ہے کہ عبدالمالک جیسے فرض شناس اور مخلص کام کرنے والے دوست آگے آئیں اور دلچسپی اور لگن کے ساتھ ان رسائل کی ترقی کا موجب بنیں۔“

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشحیذ الاذہان جشن تشکر نمبر صفحہ 18)

بطور نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ برائے لاہور

عبدالمالک صاحب مرحوم کو نمائندہ الفضل لاہور کے طور پر سالوں تک نمایاں خدمت کی توفیق ملی، اس دوران عام شماروں کے علاوہ خصوصی نمبر کے شماروں کے لئے لاہور سے کثیر تعداد میں اشتہارات کی اشاعت ہوا کرتی تھی جو انہی کی محنت، رابطوں اور بھاگ دوڑ کا نتیجہ ہوتی تھی۔

بندش کے بعد جب روزنامہ الفضل ربوہ کی دوبارہ اشاعت ہوئی تو پہلا شمارہ 28 نومبر 1988 کو شائع ہوا۔بندش کے بعد احباب جماعت کی تشنگی کس حد تک بڑھ چکی تھی اس کا کچھ اندازہ عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل برائے لاہور کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو روزنامہ الفضل ربوہ صد سالہ جوبلی سوونیئر میں شائع ہوئی ہے، جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ 23 نومبر 1988 بدھ کے دن شام الفضل کے ایک کارکن خاکسار کے پاس دفتر میں آئے اور خوشخبری سنائی کہ عدالت سے اجازت مل چکی ہے، چند دنوں میں الفضل شائع ہو رہا ہے، ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ بطور نمائندہ الفضل لاہور احباب سے رابطہ کر کے پہلے شمارہ کے لئے اشتہارات حاصل کریں۔عبدالمالک صاحب لکھتے ہیں کہ اسی گفتگو کے دوران وہاں موجود ایک احمدی دوست مکرم حمید احمد نے مداخلت کرتے ہوئے کہ کیا میں بھی مبارک باد کا اشتہار دے سکتا ہوں؟ میں نے کہا فوراً دیں، اس پر انہوں نے اسی وقت 300 روپے جیب سے نکال کر دے دیئے، یوں یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔پھر تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔دوسرا قطرہ اسی کمرہ میں بیٹھے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینیجر شاہنواز میڈیکل اسٹورز کا تھا۔اس کے بعد خاکسار نے اس کارکن کو ساتھ لیا بازاروں کے چکر لگانے شروع کر دیئے، ٹیلی فون پر رات گئے تک رابطے کئے، غرضیکہ اس رات اور اگلے دن تک اشتہارات کا ڈھیر لگ گیا۔

(الفضل ربوہ صد سالہ جوبلی سوونیئر 2013 صفحہ 232)

عبدالمالک صاحب کی یادیں

ذیل کی سطور میں اختصار کے ساتھ عبدالمالک صاحب مرحوم کے تین مضامین کے حوالے سے ان کی یادوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن سے ان کی قلمی کاوشوں کے ساتھ ساتھ خلافت اور بزرگان سلسلہ سے عقیدت و وفا کے تعلق کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا کا ایک نشان۔اس عنوان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ والہانہ محبت کا ایک انداز

سے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ ”ستمبر 1971 کی بات ہے کہ خاکسار کی منگنی ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسلام آباد میں قیام پذیر تھے۔خاکسار منگنی کے بعد اسلام آباد چلا گیا۔حضور کا قیام بیت الفضل میں تھا۔حضور عصر کی نماز پڑھا کر تشریف لا رہے تھے۔ملاقات کی سعادت ملی۔عرض کی حضور! میری منگنی ہو گئی ہے۔فرمایا کہاں ہوئی؟ عرض کیا کہ محترم عبدالحق صاحب کی بیٹی سے۔فرمایا مبارک ہو۔عرض کی حضور شادی کے لئے رقم کی ضرورت ہے دعا کریں۔فرمایا ”تینوں پیسے دی کی لوڑ اے“(یعنی تم کو پیسے کی کیا ضرورت ہے)۔آگے لکھتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اور محبوب خدا کے منہ سے نکلے ہوئے کلمے اس طرح پورے ہوئے کہ میری شادی 5 دسمبر 1971 کو ہوئی۔مگر پاک بھارت جنگ 3 دسمبر 1971 کو شروع ہو گئی اور شادی ملتوی نہ ہوئی۔باوجود سب کو بلوانے کے کوئی نہ آیا اور کسی صاحب کو ہم سے شکوہ بھی نہ ہوا کیونکہ حالات کی وجہ سے وہ نہ آئے اس طرح اخراجات بھی نہ ہونے کے برابر ہوئے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان، 28 نومبر 1991 صفحہ 7 عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور)

”دو خلفاء۔دو تحائف“۔اس عنوان سے لکھے اپنے ایک مضمون میں عبدالمالک صاحب لکھتے ہیں کہ ”دسمبر 1971 میں خاکسار کی شادی ہوئی تھی، جب حالات سازگار ہوئے تو خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔معانقہ اور مصافحہ کیا۔حضورؒ نے مجھے شادی کی مبارکباد دی اور تحفہ دے دیا۔اور جب ملاقات ختم ہوئی تو حضورؒ نے از راہ شفقت مجھے اپنا رومال جیب سے نکال کر دے دیا۔یہ وہ مبارک دن تھا جس نے مجھے اپنے پیارے کے طفیل برکتوں سے نوازا، بظاہر تو یہ رومال تھا مگر اس کے بعد کیا اپنے اور کیا پرائے، ہر دو میں یہ ہر دل عزیز بنا دیا۔

(ہفت روزہ بدر قادیان، 15 مئی 1997)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات

اسی مضمون میں دوسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”1987 میں جلسہ سالانہ لندن پر حاضر ہوا۔حضور سے معانقہ مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔حضورؒ کے ساتھ تصویر اتاری، جب رخصت ہونے لگا تو حضورؒ نے اپنے دست مبارک سے ایک چینی کی بنی ہوئی پلیٹ جس کے باڈر کا رنگ سنہری ہے اور پلیٹ کا رنگ آف وائٹ ہے اس کے درمیان خوبصورت طریق سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہفت روزہ بدر قادیان، 15 مئی 1997)

''دو عظیم انسان'' کے عنوان سے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں ''۔۔۔انیسویں صدی کی آخری دہائی میں ایک شخص پیدا ہوا اور احمدیت کی پہلی صدی کی آخری دہائی میں اس دنیا سے رحلت کر گیا جس کے متعلق ان الفاظ میں بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے

دیکھنے میں لگتا تھا وہ مرد کم سخن
بولنے پر جب آیا تو زمانہ پر چھا گیا

میری مراد حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی ذات ہے۔ایک اور شخص جو بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں پیدا ہوا اور احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی دہائی میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔میری مراد مکرم ومحترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام کی ذات ہے۔۔۔آگے چل کر مضمون نگار ان عظیم شخصیات سے ملاقاتوں کے ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ہر دو بزرگ ہستیوں سے مجھے ذاتی طور پر متعدد بار ملنے کا موقع ملا ہے۔حضرت چوہدری صاحب تو مجھے ''مولوی ایسٹ اینڈ ویسٹ'' کہا کرتے تھے اور مجھ پر بے حد مہربان اور میرے محسن تھے۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام سے ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''1987 میں لندن میں ملاقات ہوئی ہم مسجد فضل میں بیٹھے تھے۔محترم ڈاکٹر صاحب کے بارے میں علم ہوا کہ وہ تشریف لائے ہیں۔ملاقات کے لئے حاضر ہوئے،بہت اخلاص سے ملے۔گفتگو ہوئی۔آخر پر عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحب ایک تصویر بنانی ہے۔فرمایا ایک نہیں دو۔ میں نے کہا جزاکم اللہ۔جب خاکسار اور میرے دوستوں کے ساتھ گروپ فوٹو ہو گیا اور ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ایک تصویر ہوئی ہے۔میں نے عرض کیا دو پوز لئے ہیں اور بدل کر تصویریں لے لی ہیں۔انہوں نے فرمایا مگر تصویر ایک ہوئی ہے اور رک کر کیمرے والے کو فرمایا ایک تصویر میری اور امام مالک کی لیں۔چنانچہ اس نے تصویر اتاری تو مکرم ومحترم ڈاکٹر صاحب نے مخاطب ہو کر فرمایا دو تصاویر اب مکمل ہوئی ہیں۔ملاقات کا دوسرا واقعہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ '' جب بحالت صحت آخری دفعہ لاہور تشریف لائے اور پرل کانٹینٹل ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔ظہر کی نماز دارالذکر میں ادا کی۔محترم ناصر محمود صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب لاہور آئے ہوئے ہیں مل کر آتے ہیں۔ چنانچہ ہم ہوٹل پہنچ گئے۔استقبالیہ سے کمرہ میں فون کیا تو خود ڈاکٹر صاحب نے اٹھایا اور نام بتایا اور ملنے کا عرض کیا۔فرمایا خود ملنے کے لئے نیچے آرہا ہوں۔۔ میں نے درخواست کی کہ ہم خود حاضر ہوتے ہیں۔فرمایا آپ میرے بزرگ ہیں میرا فرض ہے کہ خود آ کر ملوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد نیچے تشریف لائے۔مصافحہ اور معانقہ ہوا، گفتگو ہوئی، میرے دوست سے بھی مل کر کچھ دیر بعد واپس تشریف لے گئے

(دو عظیم انسان،ہفت روزہ بدر قادیان 20 نومبر 1997۔عبد المالک نمائندہ الفضل لاہور)

عبد المالک صاحب مرحوم نے اپنی یادوں پر مشتمل کتاب'' میں اک غریب'' کے عنوان سے لکھنی شروع کر رکھی تھی لیکن زندگی نے وفا نہیں کی اور مکمل نہ ہوسکی۔ان کے بیٹے محمود احمد ناصر صاحب نے اس کے کچھ صفحات بھیجے جس میں سپین میں چند روز، کبھی نہ بھولنے والی یادیں، کے عنوان کے باب میں سپین کی مسجد بشارت میں شرکت سے متعلق سفر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کا ذکر موجود ہے۔اختصار کے ساتھ قابل ذکر باتیں درج ذیل ہیں۔ چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر لاہور، شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری زکواۃ جماعت احمدیہ لاہور، شیخ اظہار احمد صاحب اور خاکسار 7 ستمبر کو قرطبہ پہنچے (صفحہ 19)۔اگلی صبح 8 ستمبر کو ہوٹل

کرسیوں پر بیٹھے دائیں سے دوسرے نمبر پر عبد المالک صاحب معتمد علاقہ لاہور، محمد احمد صاحب قائد ضلع لاہور، شمیم پرویز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، منور علی شاہد معتمد ضلع لاہور و معتمد مجالس شہر لاہور (مارچ 1988ء)

نزا ٹور سے ہم قرطبہ سے الحمرا محل کی سیر کی غرض سے غرناطہ کے لئے نکلے۔غرناطہ پہنچ کر گاڑی کھڑی ہی کی تھی کہ کیا دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ الحمرا کی سیر کرتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور باقی کا عرصہ حضور کی معیت میں الحمرا محل کی سیر کی (صفحہ 19)۔اس کے بعد حضور کے 9 ستمبر کو پیدرو آباد تشریف لے جانے اور وہیں حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے اور افتتاحی تقریب میں شامل ہونے اور آنکھوں دیکھے مناظر کی روئیداد لکھی ہے (روزنامہ الفضل ربوہ 15 فروری 1983)۔امت واحدہ کے عنوان کے باب میں عبد المالک صاحب لکھتے ہیں کہ 10 ستمبر 1982 کو جمعہ کے روز صبح 8 بجے ہم مسجد قرطبہ کو دیکھنے کے بعد پیدرو آباد میں وارد ہوئے۔وہاں اللہ تعالیٰ کی ایک نئی شان یہ دیکھی کہ ملک ملک سے دوست اپنے اپنے ملکی لباس میں ملبوس کشاں کشاں آرہے ہیں۔وہ ایک دوسرے کو مل کر خوش ہوتے اور کچھ یوں آپس میں ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے،

السلام علیکم۔میرا نام عبد الوہاب بن آدم ہے اور گھانا سے آیا ہوں۔
السلام علیکم۔میرا نام طلحہ قزق ہے اور میں اردن سے آیا ہوں۔
السلام علیکم۔میرا نام حسین قزق ہے اور میں کویت سے آیا ہوں
السلام علیکم۔میرا نام مظفر احمد ظفر ہے اور میں امریکہ سے آیا ہوں
وعلیکم السلام۔عبد المالک from لاہور پاکستان
وعلیکم السلام۔اظہار احمد from لاہور پاکستان
وعلیکم السلام۔احمد مختار from کراچی پاکستان
وعلیکم السلام۔ غلام احمد from بنگلہ دیش
وعلیکم السلام حمید احمد from انگلستان

(غیر مطبوعہ میں اک غریب صفحہ 22-23)

چند ایمان افروز واقعات

عبد المالک صاحب مرحوم کی زندگی کے بہت سے واقعات نہ صرف ایمان افروز ہیں بلکہ ان کی شخصیت کو بھی عیاں کرتے ہیں کہ آپ کس قدر دعا گو، خلافت،نظام جماعت سے عشق کی حد تک وفا کرنے والے وجود تھے بہت سے ایسے واقعات کی گواہی اہل خانہ کے علاوہ لاہور کے احباب جماعت بھی دیتے ہیں۔ان کے بڑے بیٹے محمود احمد ناصر (مقیم کینیڈا) نے خاکسار کو بتایا کہ ان کے والد محترم کو وفات تک مجلس شوریٰ ربوہ میں شرکت کی توفیق ملتی رہی ہے۔اس حوالے سے وہ بتاتے ہیں کہ ان کے والد نے شوریٰ میں پہلی بار شرکت کے متعلق بتایا تھا کہ 1971 میں وہ ایوان محمود کے باہر کھڑے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب تشریف لائیں گے تو مصافحہ کی کوشش کروں گا، جب حضور تشریف لائے تو مصافحہ کا موقع مل گیا، تو حضور نے میرا ہاتھ تھامے رکھا اور شوریٰ ہال کے اندر جا

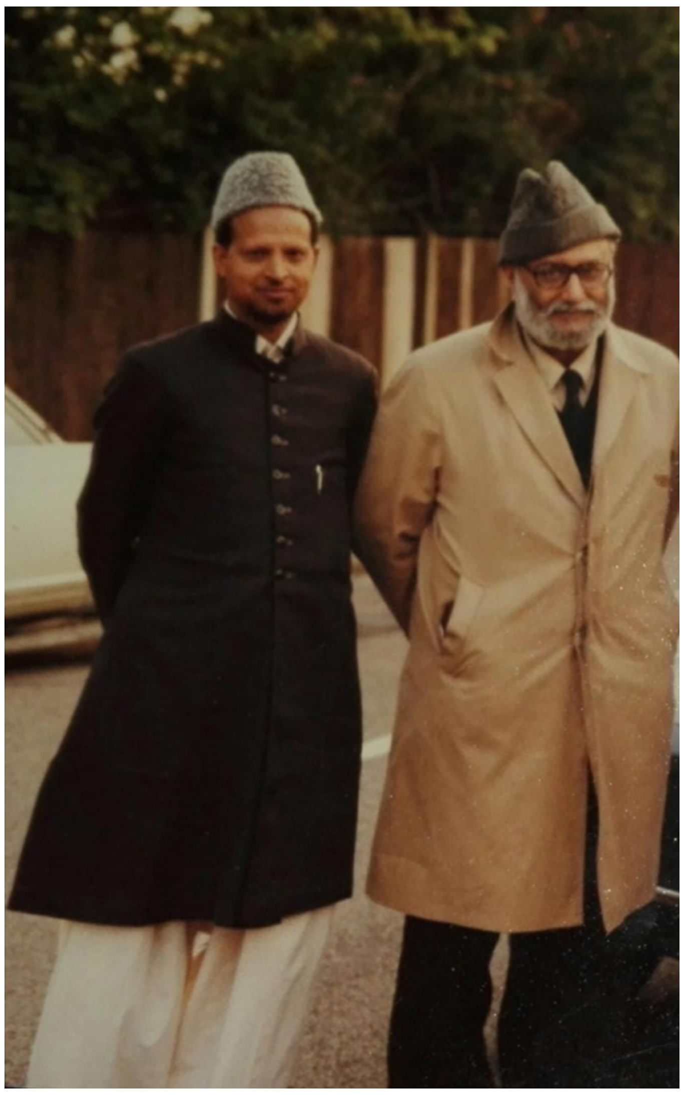

عبد المالک مرحوم ہمراہ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام

کر چھوڑا۔یوں مجھے پہلی بار بغیر انتخاب کے 1971 کی مجلس شوریٰ میں شرکت توفیق ملی۔اس کے بعد لاہور جماعت کی نمائندگی میں ہر سال انتخاب کے بعد شرکت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ ذالك

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانؓ کی علالت کے دنوں میں عبد المالک صاحب کو ان کے قریب رہنے اور ان کی خدمت کرنے کے بہت مواقع ملے تھے، چونکہ چوہدری صاحب کو نماز باجماعت پڑھنا زیادہ پسند تھا لہذا آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔احباب جماعت لاہور اس بات کی تصدیق کرتے ہیں ان دنوں بھی کبھار نماز کی امامت عبد المالک صاحب مرحوم بھی کیا کرتے تھے۔جس بناء پر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانؓ ان کو پیار و شفقت سے امام مالک کہہ کر پکارا کرتے تھے۔حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانؓ کی بیماری کے دوران جب ضیاء الحق کوٹھی آیا تو تب عبد المالک صاحب کو بھی مکرم امیر صاحب لاہور کی ہدایات کے مطابق وہاں موجود رہنے اور ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی تھی۔ان دنوں عبد المالک صاحب کے ساتھ کوٹھی میں اعجاز احمد صاحب بھی ہر موقع پر ساتھ شب و روز موجود رہتے تھے۔

ٹیلی فون پر سابق سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ لاہور عبد الحفیظ گوندل صاحب (مقیم کینیڈا) سے ٹیلی فون پر بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بتایا کہ امیر صاحب لاہور بوقت ضرورت عبد المالک صاحب کو سرکاری افسران سے ملنے کے لئے جماعت کی نمائندگی میں بھجوایا کرتے تھے اور وہ یہ کام بھی احسن طریق اور مکمل اعتماد سے نبھاتے تھے۔

کتاب ام رسولؐ لکھنے کی تحریک۔بڑے بیٹے محمود احمد ناصر صاحب کے مطابق ان کے والد محترم نے جماعت کے اہل علم، قلم سے درخواست کی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی سیرت پر قلم اٹھائیں اور کتاب لکھیں، کیونکہ اس موضع پر شاید کتاب نہیں لکھی گئی ابھی تک۔لیکن جب کوئی بھی اس میں کامیابی حاصل نہ کر سکا تو پھر پیام شاہجہان پوری صاحب نے اس چیلنج کو قبول کیا اور لکھنے کا عہد کر کے کام

بقیہ صفحہ 5 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7/اپریل 2022ء بروز جمعرات دوپہر 12بجے اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد امجد صاحب (فارنہم۔یوکے)

30 مارچ 2022 کو 69سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے نارووال میں نائب صدر کے علاوہ ضلعی سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، نیک مخلص اور ایک باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مبارک امجد صاحب فارنہم جماعت کے فعال ممبر ہیں اور بیٹرسی اور ویمبلڈن پارک میں قائد مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد باجوہ صاحب

16مارچ 2022 کو70سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ خدمت دین کا بہت شوق رکھتی تھیں۔لمبا عرصہ ربوہ کے مختلف محلہ جات میں مال کے شعبہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کا بے حد احترام کرنے والی خاتون تھیں۔صوم وصلوۃ کی پابند، بہت سادہ، نیک اور بے نفس وجود تھیں۔کم وسائل کے باوجود صبر سے گزارا کرتی تھیں۔ ہمیشہ اولاد کی نیک تربیت کی کوشش کرتی رہیں۔ خلافت سے وفاداری اور فرمانبرداری ان کی نمایاں خوبی تھی۔واقفین زندگی کی بہت زیادہ قدر کرتی تھیں۔ نظام سلسلہ کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتی تھیں۔سلسلہ کے کام بہت ذوق شوق سے کرتی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔چندہ جات بہت باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں مکرمہ لبنیٰ اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اظہر منگلا صاحب (استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) اور مکرمہ شیریں فراز صاحبہ اہلیہ مکرم احمد فراز صاحب (مبلغ سلسلہ وصدر جماعت لتھوانیا) اپنے شوہروں کے ساتھ میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے والدہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل نہیں ہوسکیں۔

2- مکرم اللہ بخش صاحب ابن مکرم سلطان محمود صاحب

16دسمبر 2021 کو 67سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1973 میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔احمدیت کی وجہ سے گھر والوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جس کا بڑے حوصلہ اور صبر وہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔آپ کچھ عرصہ الفضل میں اور پھر دارالضیافت میں اور بعد ازاں پانچ سال دفتر بیت المال آمد میں کام کرتے رہے۔ رمضان میں ہر سال مسجد مبارک میں بھی ڈیوٹی دیتے تھے۔نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، محنتی، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

3- مکرم چوہدری محمد اقبال گھمن صاحب

14 دسمبر 2021 کو 72سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند اور تہجد میں باقاعدہ تھے۔چندوں کو ہمیشہ وقت سے پہلے ادا کرتے تھے۔بہت دعا گو، اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والے، خوش اخلاق، شکر گزار، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ نہایت گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔آپ نے متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ گریڈ 18کے انتہائی فرض شناس افسر تھے۔ اونچا عہدہ ہونے کے باوجود انتہائی سادہ اور نمود ونمائش سے بالکل پاک تھے۔مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد کی ادائیگی کردی ہوئی تھی۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

4- مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب پٹواری

11 مارچ 2022 کو 92سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ 1960 میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں اور انتہائی مشکل حالات میں عہد بیعت کو بخوبی نبھایا۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بہت نرم دل، حلیم طبع، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنی اولاد میں بھی ہمیشہ خلافت سے محبت پیدا کی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے دو پوتے مکرم کاشف احمد جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ) چیک ریپبلک میں اور مکرم اعجاز احمد جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ) Fulda جرمنی میں اور ایک نواسے مکرم سہیل رضا جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ) خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5- مکرمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد رانا صاحب (ٹورانٹو۔کینیڈا)

20 مارچ 2022 کو 76سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری (درویش قادیان۔سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ وسابق ایڈیٹر اخبار بدر) کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، ایک باہمت، نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔خلافت سے خاص محبت اور لگاؤ تھا۔آپ نے شادی سے پہلے قادیان میں اور شادی کے بعد کراچی میں پہلے ناصرات اور پھر لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی میں صدر لجنہ حلقہ گلشن مریم کے طور پر بھی خدمت بجالاتی رہیں۔قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی پڑھاتی رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

6-عزیزہ طیبہ اکرم بنت مکرم محمد اکرم صاحب

10دسمبر 2021 کو 20سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور دینی اور اخلاقی لحاظ سے بہت اچھی تھیں۔مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

(ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے مرحومین کے جملہ لواحقین تعزیت قبول فرمائیں)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: مرزا خلیل احمد بیگ۔ وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مورخہ 23/مارچ بروز بدھ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں یومِ مسیح موعود علیہ السلام منایا گیا۔ اس حوالے سے مجلس ارشاد کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ کاانعقاد کیا گیا جس میں طلباء اور اساتذہ جامعہ نے بھرپور شرکت کی۔

اس جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ عبدالصمد نے کی۔ اس کے بعد تنزانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم عزیزم طاہر رمضان مرونڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام پیش کیا۔

جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر انگریزی میں درجہ شاہد کے طالب علم عزیزم حافظ آیۃ الرحمان عبداللہ نے ‘‘The World in contrast; before and after the advent of Hazrat Masih Maud (as)’’ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر اردو میں جامعہ کے استاد مکرم محمد اظہر منگلا صاحب نے ‘‘حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی’’ کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر عربی میں مکرم فہد الغزو صاحب نے ‘‘حب المسیح الموعود علیہ السلام للّٰہ عز وجل’’ کے موضوع پر کی۔

تقاریر کے دوران عزیزم بلال خالد اور بشیر الدین جعفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ اور عزیزم حافظ عثمان یبوہ کے ساتھ ایک طلباء کی ٹیم نے ایک ترانہ بھی پیش کیا۔

جلسہ کے آخر پر مکرم محمد نصیر اللہ صاحب نے بطور صدر مجلس طلباء کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے کچھ پہلو بیان کئے۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للّٰہ

بقیہ: رمضان المبارک عظمت و شان کا مہینہ...... از صفحہ 7

خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں

ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بد نتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تا کہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزہ رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے مَیں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ تا کہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تا کہ اس میں تم محفوظ رہو، اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقوی جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آ گئے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 739-741)

پس رمضان میں خدا تعالیٰ کا رنگ اختیار کریں۔ سچا، پکا اور زندہ تعلق قائم کریں اور مخلوق خدا کے ساتھ خالص ہمدردی بجالائیں۔ نمازیں باجماعت ادا کرنے، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں اپنا وقت گزارنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دُعا سکھاتے:

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِیْ وَتَسَلَّمْہُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلًا

اَے اللہ! مجھے رمضان کے لئے سلامتی عطا فرما اور رمضان کو میرے لئے سلامتی والا بنا اور اس (مہینے) کو میرے لئے قبولیت والا بنا۔

(الدعاء للطبرانی باب: اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ رَمَضَانَ)

چھوٹی مگر سبق آموزبات

سراسر رحمت اور مغفرت کا مہینہ

رمضان المبارک سراسر رحمت اور مغفرت کا مہینہ ہے۔ آیئے ان گنتی کے چند ایام میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خدا کے در پر جھک جائیں۔ تا کہ وہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، اپنی رحمت کی نظر ہم پر فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

---

	22 اپریل 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:37	18:42
مدینہ منورہ	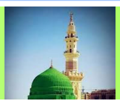	04:32	18:47
قادیان		04:26	19:02
ربوہ		04:06	18:42
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:24	20:10

فقہی کارنر

روزہ کی حالت میں سر یا داڑھی کو تیل لگانا

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ: ‘‘جائز ہے’’

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)